۲۔ بھارت کی پارلیمنٹ

پارلیمنٹ، نئی دلّی

ہم دیکھ چکے ہیں کہ پارلیمانی طرزِ حکومت میں پارلیمنٹ اہم ہے۔اس سبق میں ہم بھارت کی پارلیمنٹ پرغور کریں گے۔ بھارتی پارلیمنٹ کی بنیاد بھارتی آئین نے رکھی ہے۔قومی سطح پر یعنی مرکزی حکومت کی قانون ساز مجلس کو'پارلیمنٹ' کہا جاتا ہے۔پارلیمنٹ میں صدر جمہوریہ، لوک سبھا (ایوانِ زیریں) اور راجیہ سبھا (ایوانِ بالا) کا شمار ہوتا ہے۔صدر جمہوریہ بھارتی پارلیمنٹ کی ناقابلِ تقسیم اکائی ہے لیکن انھیں پارلیمنٹ کے اجلاس میں حاضر رہ کر بحث اور تبادلۂ خیال میں حصہ لینے کا اختیار نہیں ہے۔

پارلیمنٹ کے دو ایوانوں کو لوک سبھا اور راجیہ سبھا کہا جاتا ہے۔

لوک سبھا (ایوانِ زیریں) : بھارتی پارلیمنٹ کا زیریں اور اوّلین ایوان یعنی لوک سبھا۔لوک سبھا عوام کی طرف سے براہِ راست منتخب کیا جانے والا ایوان ہے۔اسی لیے لوک سبھا کو اوّلین ایوان بھی کہتے ہیں۔

لوک سبھا کے انتخابات کے لیے جغرافیائی انتخابی حلقے بنائے گئے ہیں۔لوک سبھا کی مدت پانچ سال ہوتی ہے۔لوک سبھا کے انتخابات ہر پانچ سال میں ہوتے ہیں۔ان انتخابات کو عام انتخابات کی حیثیت سے جانا جاتا ہے۔بسا اوقات پانچ سال کی مدت ختم ہونے سے پہلے ہی لوک سبھا کے برخاست ہونے کی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ ان حالات میں ہونے والے انتخابات کو وسط مدتی انتخابات کہتے ہیں۔

لوک سبھا ملک کے عوام کی نمائندگی کرنے والا ایوان ہے۔ لوک سبھا کے ممبران کی تعداد آئین کے مطابق زیادہ سے زیادہ ۵۵۲ ہوتی ہے۔ اپنے ملک کے پورے سماج کے طبقات کو نمائندگی دینے کے مقصد سے درج فہرست ذاتیں اور قبائل کے لیے تحفظات دیے ہوئے ہیں۔اسی طرح اینگلو انڈین برادری کی مناسب نمائندگی نہ ہونے کی صورت میں صدر جمہوریہ ان کے دو نمائندوں کو لوک سبھا میں نامزد کرسکتے ہیں۔

راجیہ سبھا (ایوانِ بالا) : بھارتی پارلیمنٹ کا اعلیٰ اور ثانوی ایوان راجیہ سبھا ہے۔ راجیہ سبھا بھارتی پارلیمنٹ کا

تلاش کیجیے۔

وفاقی حکومتوں کو ان کی آبادی کے لحاظ سے لوک سبھا میں نشستیں ملتی ہیں۔انتخابات کے لیے ریاست کا جغرافیائی حلقۂ انتخاب تقسیم کیا جاتا ہے۔عام طور پر انتخابی حلقے کی آبادی یکساں ہوتی ہے۔انٹرنیٹ کی مدد سے معلوم کیجیے کہ مختلف وفاقی حکومتوں کو لوک سبھا کی کتنی نشستیں مقرر ہیں۔

مثلاً

مہاراشٹر : ۴۸

گجرات :

مدھیہ پردیش :

اُتر پردیش :

گوا

عمل کیجیے۔

مار یہ : کیا میں دسویں جماعت پاس ہونے کے بعد اُمیدوار کی حیثیت سے لوک سبھا انتخابات میں حصہ لے سکتی ہوں؟

رابعہ : نہیں۔ تم ۱۸ برس کی ہوجاؤ گی تو ووٹ دے سکو گی لیکن انتخابات میں بطور اُمیدوار حصہ نہیں لے سکتی ہو۔

تنویر : تمھیں نہیں معلوم کہ لوک سبھا انتخابات میں حصہ لینے کے لیے اُمیدوار کی عمر ۲۵ برس مکمل ہونی چاہیے۔

شبانہ : ہمارے پڑوسی ملک کا کوئی شہری لوک سبھا انتخابات میں بطور اُمیدوار شرکت کرنا چاہے تو؟

مسکان : یہ کیسے ممکن ہے؟ کیا وہ بھارت کا شہری ہے؟

پرویز : سمجھو، مجھے کیرالا سے انتخابات لڑنا ہے۔ کیا یہ ممکن ہے؟

رابعہ : ہاں۔ کیونکہ اپنے استاد نے کہا ہے کہ کسی بھی ریاست کے انتخابی حلقے سے لوک سبھا انتخابات لڑ سکتے ہیں۔

حذیفہ : عمر اور شہریت سے متعلق شرائط تو سمجھ میں آ گئے لیکن انتخابات میں حصہ لینے کے لیے کس کو نا اہل سمجھا جائے؟

ماریہ : اہلیت کی طرح نااہلیت کے لیے بھی کچھ شرائط اور حدود ہوں گی۔ چلو، ہم اپنے استاد سے معلوم کرتے ہیں۔

بالواسطہ منتخب کیا جانے والا ایوان ہے۔ راجیہ سبھا وفاقی بھارت کی ۲۸ ریاستی حکومتوں اور مرکز کے زیرِ انتظام ۹ ریاستوں کی نمائندگی کرتا ہے یعنی راجیہ سبھا میں وفاقی ریاستوں کے نمائندے ممبر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

راجیہ سبھا کے کل ممبران کی تعداد ۲۵۰ ہے۔ اس میں سے ۲۳۸ ممبران مختلف ریاستوں اور مرکز کے زیرِ انتظام علاقوں سے منتخب کیے جاتے ہیں۔ راجیہ سبھا میں تمام ریاستی حکومتوں کے ممبران کی تعداد یکساں نہیں ہوتی بلکہ آبادی کے لحاظ سے ریاستی حکومت کی نمائندگی ہوتی ہے۔ بقیہ ۱۲ ممبران کا تقرر صدر جمہوریہ کرتے ہیں۔ ادب، سائنس، فنونِ لطیفہ، کھیل، سماجی خدمات وغیرہ میدانوں سے تجربہ کار یا قابل اشخاص نامزد کیے جاتے ہیں۔ راجیہ سبھا میں ممبران کی تقرری نمائندگی کے تناسب کے طریقے سے کی جاتی ہے۔

راجیہ سبھا کبھی بھی بیک وقت تحلیل نہیں کی جا سکتی اسی لیے اسے مستقل نوعیت کا ایوان تسلیم کیا جاتا ہے۔ ہر دو سال بعد چھ برس مدت مکمل کرنے والے ممبران کا ایک تہائی حصہ سبکدوش کر دیا جاتا ہے اور پھر سے اتنی ہی تعداد میں ممبران کا تقرر کیا جاتا ہے۔ مرحلہ وار معینہ تعداد میں ممبران سبکدوش ہوتے ہیں اس لیے راجیہ سبھا کا ایوان مسلسل جاری رہتا ہے۔ راجیہ سبھا انتخابات میں بطور اُمیدوار مقابلہ کرنے والے فرد کا بھارتی شہری ہونا لازمی ہے۔ اس کی عمر ۳۰ سال مکمل ہونی چاہیے۔

لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے ممبران کو رکنِ پارلیمان کہا جاتا ہے۔ رکن پارلیمان اپنے انتخابی حلقے کے مسائل اور دیگر سوالات لوک سبھا میں پیش کر کے ان کا حل تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ انتخابی حلقے کے ترقیاتی کاموں کے لیے ترقیاتی فنڈ انھیں حکومت دیتی ہے۔

پارلیمنٹ کے کام : بھارتی پارلیمنٹ کے دو ایوان لوک سبھا اور راجیہ سبھا سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے بعد آیئے، اب ان کے کاموں کا مطالعہ کریں۔

قانون سازی : عوام کے مفادات اور ان کی بہبود کے لیے اور آئین میں درج مقاصد پر عمل آوری کے لیے پارلیمنٹ کو کئی نئے قوانین بنانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی کے ساتھ از کار رفتہ قوانین کو منسوخ کرنا ہوتا ہے۔ کچھ قوانین میں مناسب تبدیلیاں کرنی ہوتی ہیں۔ قانون سازی کے عمل کو دستور نے ہی واضح کر رکھا ہے۔ اس کے مطابق پارلیمنٹ اپنی بنیادی یا اہم ذمے داری ادا کرتی ہے۔

بتائیے تو بھلا!

کیا آپ از کار رفتہ قوانین کے تحت منسوخ کیے گئے قوانین کی کچھ مثالیں دے سکتے ہیں؟ مثلاً بادشاہوں یا نوابوں کے وظائف۔

کابینہ کی نگرانی : وزیر اعظم اور ان کی کابینہ پارلیمنٹ ہی میں قائم ہوتی ہے اور ان پر پارلیمنٹ نگرانی رکھتی ہے۔ نگرانی کے مختلف طریقے پارلیمنٹ کو حاصل ہیں۔ پارلیمنٹ کو نظرانداز کر کے کابینہ خود کے اختیارات کا استعمال نہ کرے اس کی نگرانی پارلیمنٹ کے ذمے ہوتی ہے۔

آئینی ترمیمات : بھارت کے آئین میں ضروری تبدیلی (ترمیم) کا فیصلہ پارلیمنٹ کا اختیار ہوتا ہے۔ آئین میں ترمیمات کی تجویز اہم ہوتی ہے۔ پارلیمنٹ ان کی ضرورت پر بحث کر کے قبول کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرتی ہے۔ بھارتی آئین میں ترمیمات کے درج ذیل طریقے ہیں۔ (۱) بھارت کے آئین میں کچھ قوانین پارلیمنٹ کی عام اکثریت سے تبدیل کیے جاتے ہیں۔ (۲) کچھ ترمیمات کو پارلیمنٹ کی خصوصی اکثریت (۲/۳) کی ضرورت ہوتی ہے۔ (۳) کچھ قوانین پارلیمنٹ کی خصوصی اکثریت سے زیادہ اور آدھے سے زیادہ وفاقی ریاستوں کی منظوری سے تبدیل کیے جاتے ہیں۔

لوک سبھا کا صدر : لوک سبھا کے انتخابات کے بعد پہلی نشست میں لوک سبھا کے ممبران اپنے ہی درمیان سے کسی ایک رکن کو بطور 'صدر' (اسپیکر) اور ایک کو بطور 'نائب صدر' منتخب کرتے ہیں۔ لوک سبھا کے صدر کی رہنمائی اور نگرانی میں لوک سبھا کا کام کاج چلتا ہے۔

لوک سبھا بھارتی عوام کی نمائندگی کرتی ہے اور صدر لوک سبھا کی نمائندگی کرتا ہے۔ لوک سبھا کا صدر منتخب ہونے کے بعد، لوک سبھا کا کام کاج نہایت غیر جانبدارانہ طریقے سے چلانا ہوتا ہے۔ لوک سبھا کے ممبران کو عوامی نمائندہ ہونے کی وجہ سے کچھ خاص اختیارات اور خصوصی حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ صدر ان کا تحفظ کرتا ہے۔ ایوان کے کام ذمے دارانہ طریقے سے چلانا، ایوان کا احترام قائم رکھنا، اصول وضوابط کی پابندی کے ساتھ چلانا صدر کے فرائض ہیں۔

راجیہ سبھا کا چیئرمین : راجیہ سبھا کے تمام کام کاج صدر کی نگرانی میں ہوتے ہیں۔ بھارت کے نائب صدر راجیہ سبھا کے باقاعدہ صدر ہوتے ہیں۔ ایوان میں نظم ونسق برقرار رکھنا، مباحثہ کروانا، ممبران کو بولنے کا موقع دینا وغیرہ راجیہ سبھا کے صدر کے فرائض ہیں۔

یہ سمجھ لیجیے!

لوک سبھا اور راجیہ سبھا دونوں ایوانوں کو یکساں حقوق حاصل ہیں لیکن کچھ اختیارات ایسے بھی ہیں جو صرف لوک سبھا کو حاصل ہیں اور راجیہ سبھا کو نہیں۔ مثلاً ٹیکس سے متعلق تجویز روپوں سے متعلق ہے۔ روپوں سے متعلق تجویز کو 'معاشی' سمجھا جاتا ہے اور تمام تجاویز لوک سبھا میں پیش کی جاتی ہیں اور وہیں منظور ہوجاتی ہیں۔ راجیہ سبھا کو اس معاملے میں بہت محدود اختیارات ہیں۔

کچھ اختیارات راجیہ سبھا کو حاصل ہیں لیکن لوک سبھا کو نہیں۔ مثلاً ریاستی فہرست میں قومی مفاد کے لحاظ سے پارلیمنٹ میں قانون پاس کرنے کا اختیار راجیہ سبھا کو دیا گیا ہے۔

پارلیمنٹ قانون کیسے بناتی ہے؟

ہمارے ملک میں قانون بنانے کا اختیار پارلیمنٹ کو حاصل ہے۔ قانون بنانے کے مخصوص طریقے ہوتے ہیں۔ ان طریقوں کو قانون سازی کا عمل کہا جاتا ہے۔

پہلے قانون کا خام مسوّدہ تیار کیا جاتا ہے۔ اسے قانون کی تجویز یا بل کہتے ہیں۔

پارلیمنٹ کے ایوان میں پیش کیے جانے والے مسودے عموماً دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) مالیاتی بل (۲) عمومی بل۔

بل کو قانونی حیثیت حاصل ہونے کے لیے درج ذیل مراحل سے گزرنا ہوتا ہے۔

پہلی خواندگی : متعلقہ وزیر یا رکنِ پارلیمان بل پیش کرتا ہے اور اس کا مختصر خلاصہ بیان کرتا ہے۔ اسے بل کی پہلی خواندگی کہتے ہیں۔

دوسری خواندگی : دوسری خواندگی کے دو مرحلے ہیں۔

پہلے مرحلے میں بل کے مقاصد پر بحث ہوتی ہے۔ ایوان میں شریک ارکانِ پارلیمان بل سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ بل سے متفق ارکان اس کے حق میں بحث کرتے ہیں جبکہ اختلاف رکھنے والے حزبِ اختلاف اس کی خامیوں اور کمیوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ ایوان میں بل پر بحث و مباحثہ ہونے کے بعد ضرورت محسوس ہونے پر ایوان کی ایک کمیٹی کے پاس بھیجا جاتا ہے۔ بل غلطیوں سے پاک ہو اس لیے کمیٹی ہدایات اور اصلاحات پر مبنی احوال ایوان کے پاس بھیجتی ہے۔

اس کے بعد دوسری خواندگی کے دوسرے مرحلے کا آغاز کیا جاتا ہے۔ اس مرحلے میں بل کی دفعات پر بحث ہوتی ہے۔ ممبران اصلاحات کی نشاندہی کرسکتے ہیں۔ بعد ازاں اس پر ایوان میں رائے شماری کرائی جاتی ہے۔

تیسری خواندگی : تیسری خواندگی کے وقت مسودۂ قانون پر مختصراً نظر ثانی کی جاتی ہے۔ مسودے کو منظور کرنے کے فیصلے پر رائے شماری کرائی جاتی ہے۔ قانون کے لیے ضروری کثرتِ رائے حاصل ہونے پر یہ مان لیا جاتا ہے کہ ایوان نے بل کو منظوری دے دی ہے۔

- پارلیمنٹ کے دوسرے ایوان میں بھی مسودۂ قانون مذکورہ بالا تمام مرحلوں سے گزرتا ہے۔ دونوں ہی ایوان کی منظوری کے بعد مسودہ صدرِ جمہوریہ کی منظوری کے لیے بھیجا جاتا ہے۔
- مسودۂ قانون سے متعلق مرکز میں لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے درمیان اختلاف پیدا ہونے کی صورت میں پارلیمنٹ کا متحدہ اجلاس ہونا نہایت ضروری ہوجاتا ہے۔

صدر جمہوریہ کی منظوری اور دستخط کے بعد مسودہ قانون کی شکل اختیار کرلیتا ہے اور قانون تیار ہوتا ہے۔

یہ بھی جان لیجیے۔

- ملک کے وزیر مالیات ہر سال فروری مہینے میں ملک کا بجٹ لوک سبھا میں پیش کرتے ہیں۔
- ریاستوں کے مسودہ کمیٹی میں بھی پارلیمانی طریقہ اپنایا جاتا ہے۔ ریاستی مسودہ کمیٹی کے منظور شدہ مسودے پر گورنر کی منظوری اور دستخط ہوتے ہیں۔ پھر اس مسودے کو قانونی حیثیت حاصل ہوجاتی ہے۔

مشق

(۱) صحیح متبادل کا انتخاب کر کے بیانات کو دوبارہ لکھیے۔

۱۔ لوک سبھا میں .... طریقے سے اُمیدوار بھیجا جاتا ہے۔

(الف) جغرافیائی انتخابی حلقہ (ب) مذہبی انتخابی حلقہ

(ج) انتخابی حلقہ برائے مقامی حکومتی ادارہ

(د) نمائندگی کے متناسب

۲۔ بھارت کا .... راجیہ سبھا کا باقاعدہ چیئرمین ہوتا ہے۔

(الف) صدر جمہوریہ (ب) نائب صدر جمہوریہ

(ج) وزیر اعظم (د) چیف جسٹس

(۲) تلاش کر کے لکھیے۔

۱۔ لوک سبھا اور راجیہ سبھا کے ممبران کو اس نام سے جانا جاتا ہے۔ ....

۲۔ ان پر قانون سازی کی ذمے داری ہے ....

(۳) درج ذیل بیانات وجوہات کے ساتھ واضح کیجیے۔

۱۔ راجیہ سبھا مستقل ایوان ہے۔

۲۔ لوک سبھا کو پہلا ایوان کہا جاتا ہے۔

(۴) درج ذیل سوالوں کے ۲۵ تا ۳۰ الفاظ میں جواب لکھیے۔

۱۔ لوک سبھا کے ممبران کس طرح منتخب کیے جاتے ہیں؟

۲۔ لوک سبھا کے صدر کے فرائض کی وضاحت کیجیے۔

(۵) قانون سازی کے مرحلوں کی وضاحت کیجیے۔

سرگرمی

صدر جمہوریہ راجیہ سبھا کے ۱۲ ممبران کو نامزد کرتے ہیں۔ ان ممبران کے انتخاب کی کیا کسوٹیاں ہیں، معلوم کیجیے۔

A5WFU8